نبی کریم ﷺ کی تجہیز و تکفین کس نے کی؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق نبی کریم ﷺ کو غسل آپ کے اہل بیت نے دیا۔ یہ کہنا نا مناسب ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے غسل اور کفن و دفن میں شریک نہیں ہوئے تھے، کیونکہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کو غسل دینے کا زیادہ حق آپ کے خونی رشتہ داروں کو حاصل ہے، اس لیے وہ خود پیچھے رہے، اس کے علاوہ کوئی وجہ نہ تھی۔

❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عِنْدَكُمْ صَاحِبُكُمْ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَغْسِلُوهُ بَنُو أَبِيهِ .

”نبی کریم ﷺ کی تجہیز و تکفین آپ کے سپرد ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ کو غسل آپ کے خونی رشتہ دار ہی دیں۔“

(الأوسط لابن المنذر : 324/5، ح : 2934، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالُوا : يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَعَلِمُوا أَنَّهٗ كَمَا قَالَ، قَالُوا : يَا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

هَلْ نُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالُوا : وَكَيْفَ يُصَلّٰى عَلَيْهِ؟ قَالَ : يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ، وَيَجِيءُ آخَرُونَ، قَالُوا : يَا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ يُدْفَنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالُوا : وَأَيْنَ يُدْفَنُ؟ قَالَ : فِي الْمَكَانِ الَّتِي قَبَضَ اللّٰهُ فِيهَا رُوحَهٗ.

’’صحابہ کرام نے سیدنا ابوبکر ؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے یقین کرلیا۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی! کیا رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھا جائے گا؟ فرمایا: جی ہاں! صحابہ کرام نے پوچھا: ہم آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے ادا کریں؟ فرمایا: کچھ لوگ اندر (حجرہ میں) داخل ہوں، تکبیریں پڑھیں اور دعا کریں۔ پھر وہ باہر آ جائیں اور دوسرے لوگ جائیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی! کیا رسول اللہ ﷺ کی تدفین بھی ہوگی؟ فرمایا: جی ہاں۔ صحابہ کرام نے پوچھا: رسول ﷺ کی تدفین کہاں ہو گی؟ فرمایا: جہاں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔‘‘

(سنن ابن ماجه : 1234، الشمائل المحمّديّة للتّرمذي : 396، مسند عبد بن حميد : 365، المُعجم الكبير للطّبراني : 65/7، دلائل النُّبوّة للبيهقي : 299/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ ؒ (1514، 1624) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

۞ حافظ بوصیری ؒ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

''یہ سند صحیح ہے اور اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔''

(مِصباح الزُّجاجة :146/1، ح : 1234)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ . ''اس کے راوی ثقہ ہیں۔''(مجمع الزّوائد : 183/5)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ، لٰكِنَّهٗ مَوْقُوْفٌ .

''اس کی سند صحیح ہے، البتہ یہ قول صحابی ہے۔''(فتح الباري :523/1)

تنبیہ:

❁ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يَشْهَدَا دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَا فِي الْأَنْصَارِ فَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَا .

''سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین میں شریک نہیں ہوئے، وہ قبیلہ انصار میں موجود تھے، ان کے لوٹنے سے پہلے ہی تدفین ہو چکی تھی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٤٣٢/٧)

سند ضعیف ہے۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا۔ لہٰذا روایت منقطع ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁